احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 21 اگست 2004ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 21 اگست 2004ء 4/رجب 1425 ہجری - 21 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 187

معلم دین

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی نشان نہ تھا اور اسے ہم میں سے کوئی نہ جانتا تھا اس نے حضورؐ سے کچھ سوال کئے اور پھر چلا گیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان حدیث نمبر9)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران رہ جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 361)

اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 65)

ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرتے رہا کرو۔

(ملفوظات جلد دوم ص 502)

میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا۔ جس سے وہ خود محروم ہے کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ (ملفوظات جلد دوم ص 541)

حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زائد صفحات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں۔ جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ اس کو بغور مطالعہ کریں۔ جن لوگوں کو فرصت شوق اور فہم حاصل ہوگا اور اس کو بغور مطالعہ کریں گے۔ ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی اور پھر اس بات کے محتاج نہ رہیں گے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ کیونکہ مخالفین کی عادت ہے کہ خواہ مخواہ چھیڑ دیتے ہیں اور بعض ایسے (۔) ہوتے ہیں کہ خود تو اعتراض کر دیتے ہیں اور جب دوسرا آدمی جواب دینے لگے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کوئی اعتراض نہیں کرتے ہم نے تو یونہی ایک بات کہی تھی۔ ہماری عادت تو بحث کرنے کی نہیں ایسے لوگ (۔) ہوتے ہیں ان کو ضرور جواب دینا چاہئے اور مختصر جواب دینا چاہئے تا کہ جلدی ان کو شرمندگی حاصل ہو۔

علاوہ ازیں مختصر اور معقول جواب ہر امر کے واسطے یاد رکھنا چاہئے کیونکہ آجکل دنیادار دینی معاملات کی طرف توجہ نہیں رکھتے اور دینی باتوں کے سننے میں اپنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو مختصر بات سنانی چاہئے جو کہ فوراً ان کے دماغ میں چلی جاوے اور اپنا اثر کر جائے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 61)

نیز فرمایا:۔

''کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اس کو پڑھ لیں۔ دوسرے کی قسم کا نہ ماننا بھی تقویٰ کے برخلاف ہے......... کم از کم ہمارے دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کر لیں خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں۔ پھر ان کو معلوم ہو جائے گا کہ حق کس بات میں ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 172)

نکاح کی بابرکت تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا تقی الدین احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمراہ مکرمہ رابعہ رحمٰن صاحبہ بنت محترم حمید الرحمٰن صاحب مورخہ یکم اگست 2004ء کو اسلام آباد ٹلفورڈ میں فرمایا۔ محترم مرزا تقی الدین صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے نواسے اور حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ اسی طرح مکرمہ رابعہ رحمٰن صاحبہ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال کی پوتی اور مکرم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب اور مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری بیگم صاحبہ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر طرح بابرکت فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں میتھ (Moths) پڑھانے کیلئے ٹیچر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں بنام چیئر مین صاحب ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر خاکسار کو مورخہ 24/اگست 2004ء تک بھجوادیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہو۔ اپنی درخواست کے ہمراہ مصدقہ نقول کی کاپی بھی لف کریں۔ (پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

آٹو مکینک کلاس میں داخلہ

ایسے طلباء جو آٹو مکینک کلاس (AM3) میں داخلہ کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام دارالصناعۃ (ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ) سے رجوع فرمائیں۔ داخلہ فارم انسٹیٹیوٹ ہذا سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست فارم مع شناختی کارڈ، دو عدد تصاویر، صدر حلقہ کی تصدیق اور کورس فیس مبلغ دو ہزار روپے کے ساتھ 28/اگست 2004ء تک جمع کروا دیں۔ کلاسز یکم ستمبر سے شروع ہونگی۔ انشاء اللہ

فون: 04524-212685-214578

(نگران دارالصناعۃ ۔ 6/1 فیکٹری ایریا ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 311)

تخت گاہ حق تعالیٰ کی تزئین کا پہلا زینہ

ہر باخدا انسان کا دل اور صحن سینہ حضرت اللہ جلشانہٗ کی تخت گاہ ہے جس کی زیب و زینت اور آرائش کا پہلا زینہ تزکیہ نفس اور باطنی صفائی ہے۔ اس نکتہ معرفت کی نشاندہی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ایک نادر مکتوب سے ہوتی ہے جو انہوں نے حضرت قاضی محمد عالم صاحب ساکن کوٹ قاضی کے نام حضرت مسیح موعود کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں ان کے ایک عریضہ کے جواب میں سپرد قلم فرمایا۔

ذیل میں اس روح پرور مکتوب کا مکمل متن ہدیہ قارئین ہے:۔

''آپ کے خط پر حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے چند کلمات لکھ کر عاجز کے پاس برائے تعمیل بھیجے ہیں۔ وہ تحریر مبارک باصلہ ارسال خدمت کرتا ہوں۔ تا کہ آپ کے واسطے موجب تشفی ہو۔ دنیا کے ابتلاء مومن پر آتے ہیں۔ مبارک ہے وہ جو ثابت قدمی کے ساتھ وفاداری میں قدم آگے بڑھائے۔ آپ خدا سے دعا میں مصروف رہیں۔ اپنے اندر بدیوں کو تلاش کر کے باہر پھینکیں۔ انسان جب ایک گھر میں رہنے کا عادی ہوتا ہے اسے کوئی چیز بری معلوم نہیں ہوتی لیکن جب جھاڑو لے کر صفائی پر کمر بستہ ہوتا ہے تو بہت سی ناپاک چیزیں نکال کر پھینکتا ہے۔ گو تھوڑی دیر کے واسطے گرد و غبار اس کو دکھ دیتے ہیں۔ لیکن جب تک اندر کی صفائی نہ ہو۔ معزز مہمان کے داخلے کے لائق کوئی گھر بن نہیں سکتا۔ والسلام

خادم محمد صادق

نوٹ: حضرت اقدس مسیح موعود کے الفاظ جن کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ حسب ذیل ہیں:۔

تین روپے پہنچ گئے۔ رسید سے اطلاع دیں اور نیز لکھ دیں کہ انشاء اللہ دعا کروں گا۔ مرزا غلام احمد

(الحکم 7-14 اپریل 1943ء، ص 3)

تعلق باللہ ہی حضرت مسیح موعود کے جدید علم کلام کا نقطہ مرکزیہ ہے جس پر حضرت نے اپنی پر معارف کتابوں میں انفسی اور آفاقی واردات کی رو سے شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے نیز کتاب عشق کے اس پہلے سبق کی دوہرائی بھی بار بار اپنے اشعار میں ایسے خوبصورت الفاظ اور دلنواز پیرایہ میں فرمائی ہے کہ روح آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو جاتی ہے اور دل وجد کر اٹھتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

اے سونے والو جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اب دیکھو آ کے در پہ ہمارے وہ یار ہے

اس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا

حضرت احدیت کے سالکوں کے لئے رہنما اصول

اخبار ''الحکم'' قادیان سلسلہ احمدیہ کی قدیم تاریخ کا امین ہے، جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے بہت سے غیر مطبوعہ مخطوطات آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ ہو چکے ہیں۔

حضرت اقدس کا درج ذیل مخطوطہ دُرّ نایاب کی حیثیت رکھتا ہے اور عرفان الٰہی کے بنیادی اصولوں اور دین حق کی معرفت کا ایک دریا ہے جو کوزے میں بند کر دیا گیا۔ پہلی بار اخبار ''الحکم'' (مورخہ 14 جنوری 1943ء، ص 4) میں اشاعت پذیر ہوا۔

''اصل وسائل..... تک پہنچنے کے لئے امور ذیل ہیں۔ یعنی علم ہستی باری، علم حسن و احسان۔ وعلم عظمت وجلال و استغنائے باری و ورزش تقویٰ یعنی کف نفس از جذبات سبعی و بہیمی و وہمی و توبۃ النصوح یعنی رجوع الی اللہ بصدق و وفا و تخلق باخلاق اللہ ولا الٰہ الا اللہ یعنی تبری از عبادت غیر و تخلیہ قلب از ہر قسم شرک و صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ و صحبت صادقین۔ ایثار عزت و مال و جان للہ۔

لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور دیگر تمام امور متذکرہ کا علم صحیح و یقینی و قطعی مجرد عقلی طریق سے حاصل ہونا غیر ممکن ہے اور بغیر تحقق شرط صحت و یقین کے یہ سب وسائل بیکار ہیں۔ اس لئے ان مدارج کے طے کرنے کے لئے سب سے پہلے قرآن شریف کے الہامی ہونے کا ثبوت بیان کرنا از بس ضروری تھا۔ سو اللہ جل شانہٗ نے اپنی کتاب بزرگ میں یہی طریق اختیار کیا ہے۔ مگر تکمیل مضمون اور صفائی بیان کے لئے اول عام طور پر ضرورت الہام کی ثابت کی ہے۔ اور پھر قرآن کے نزول کی ضرورت حقہ اور پھر اس کی پاک تاثیرات جو مومنوں کے دلوں پر اس نے کیں اور کرتا ہے۔ اور پھر اس کی بے مثل و مانند بلاغت و فصاحت۔ اور اس کی جامعیت ظاہری و باطنی اور خارق عادت مجمع جمیع علوم و معارف ہونا اور اس کا ہر ایک غلطی سے بکلی منزہ و پاک ہونا۔ یہ چھ وسائل ہیں جو قرآن شریف کا منجانب اللہ ہونا پختہ یقین سے ثابت کرتے ہیں اور ہر ایک الہامی کتاب کے الہامی ہونے پر پختہ یقین نہیں ہوسکتا ہے کہ وہ ایسے ہی بڑے زبردست وسائل سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرے''۔

مولیٰ بس

ہوا دستِ محبت کا اشارا ہم کو ''مولیٰ بس''
فرشتوں نے فلک سے ہے پکارا ہم کو ''مولیٰ بس''

عدو نے پھینک ڈالا تھا ہمیں بحرِ مصائب میں
ملا الفت کی لہروں میں کنارا ہم کو مولیٰ بس

سفینہ جب کبھی اپنا گھرا طوفان ظلمت میں
اسی کو ناخدا ہم نے پکارا ہم کو مولیٰ بس

سنو اے غیر کی شہ پر عداوت میں فنا لوگو!
مبارک تم کو غیروں کا سہارا ہم کو مولیٰ بس

ہمیں بے شک بناؤ تم ہدف جور و ستم کا ہی
نہ چھینو بس خدا ہم سے خدارا ہم کو مولیٰ بس

اسی کی راہ میں ہر شے لٹانا، دین ہے اپنا
کہ مال و جان و عزت سے ہے پیارا ہم کو مولیٰ بس

ہمیں تاریک رستوں نے ضیاءِ منزل عطا کی ہے
رہِ ظلمت میں روشن تر ستارا ہم کو مولیٰ بس

ہمارا نورِ یزدانی بجھا پاؤ، بجھا دیکھو
تمہی پر مکر الٹے گا تمہارا ہم کو مولیٰ بس

ضیاء اللہ مبشر

محاسبہ کی ضرورت

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے عہدیداران جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ تحریک جدید کے سلسلہ میں اپنی جماعت کا محاسبہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا:۔

''ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کوئی شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا''

(خطبہ جمعہ 23 جنوری 1954ء)

• تحریک جدید کا سال اکتوبر میں اختتام پذیر ہوتا ہے۔ عہدیداران سے درخواست ہے کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی اپنی جماعتوں کا محاسبہ کریں اور وصولی کو سو فیصد سے بھی زیادہ حد تک پہنچانے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل المال اول)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت مسیح موعود کے رسالہ الوصیت کی روشنی میں

نظام وصیت کی برکات، اغراض و مقاصد اور شمولیت کی تحریک

مرتبہ: عبدالسلام شاہد صاحب

حضرت مسیح موعود رسالہ الوصیت میں جو آپ نے 20 دسمبر 1905ء کو تحریر فرمایا فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ (روحانی خزائن جلد 20)

اسی رسالہ الوصیت کے ذریعہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے سامنے الٰہی تحریک اور خدائی بشارتوں کے مطابق ایک عالمگیر نظام پیش کیا جس کے ذریعہ ان مقاصد عالیہ کی تکمیل ہونا تھی یہ نظام "وصیت" کے نام سے معروف ہے اور اس میں شامل ہونے والا موصی یا موصیہ کہلاتے ہیں۔

اغراض و مقاصد

نظام وصیت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی .... اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا اور اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت .... کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت .... میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو ان کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جائے۔ یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے"۔ (رسالہ الوصیت)

نظام وصیت کی مزید وضاحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے یوں بیان فرمائی۔

"جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف .... ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ .... کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی، جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی، بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر ہوگا" (نظام نو)

نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور ہی جانا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہیں دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بدقسمتی ہوگی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں .... تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے۔ مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقع دیا ہے یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے عرصہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہوگا گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں اور ارادہ میں جنتی ہیں پھر اس کے متعلق الہام ہوا .... اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی، اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو کیا عمدہ موقع ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 616)

بہشتی مقبرہ کا قیام

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کشف کی حالت میں ایک جگہ دکھائی اور بتایا کہ یہ ان لوگوں کی قبریں ہیں جو اس جماعت کے برگزیدہ ہیں اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں، تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقع کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک، معرض التواء میں رہی اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے"۔ (رسالہ الوصیت)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں کے ماتحت دسمبر 1905ء کے آخر میں بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا۔

نظام وصیت کے ذریعہ دین کی حفاظت

دشمنان دین کی مخالفانہ کوششوں اور ان کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

"ایسی حالت اور صورت میں اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ .... کے چہرہ پر سے وہ تاریک حجاب ہٹا دے اور اس کی روشنی سے دلوں کو منور کرے اور ان بے جا اتہامات اور حملوں سے جو آئے دن مخالف اس پر لگاتے اور کرتے ہیں اسے محفوظ کیا جائے اس غرض سے یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے وہ چاہتا ہے کہ .... اپنا نمونہ دکھا دیں یہی وجہ ہے جو میں نے پسند کیا ہے کہ ایسے لوگ جو اشاعت .... کا جوش دل میں رکھتے ہیں اور جو اپنے صدق اور اخلاص کا نمونہ دکھلا کر فوت ہوں اور اس مقبرہ میں دفن ہوں ان کی قبروں پر ایک کتبہ لگا دیا جاوے جس میں اس کے مختصر سوانح ہوں اور اس اخلاص و وفا کا بھی کچھ ذکر ہو جو اس نے اپنی زندگی میں دکھایا تا جو لوگ اس قبرستان میں آویں اور کتبوں کو پڑھیں ان پر ایک اثر ہو اور مخالف قوموں پر بھی ایسے صادقوں اور راستبازوں کے نمونے دیکھ کر ایک خاص اثر پیدا ہو"۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 617)

مؤثر نظارہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"عجیب مؤثر نظارہ ہوگا جو زندگی میں ایک جماعت تھے مرنے کے بعد بھی ایک جماعت ہی نظر آئے گی یہ بہت ہی خوب ہے جو پسند کریں وہ پہلے سے بندوبست کر سکتے ہیں کہ یہاں دفن ہوں"۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 617)

اس انتظام کو بدعت خیال نہ کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی، بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا"

(حاشیہ رسالہ الوصیت ص 23,22)

صلحاء کے ساتھ دفن ہونے کی سعادت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"جو لوگ صالح معلوم ہوں ان کی قبریں دور نہ ہوں، ریل نے آسانی کا سامان کر دیا ہے .... صلحاء

کے پہلو میں دفن بھی ایک نعمت ہے، حضرت عمرؓ کے متعلق لکھا ہے کہ مرض الموت میں انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہلا بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جو جگہ ہے انہیں دی جاوے۔ حضرت عائشہؓ نے ایثار سے کام لے کر وہ جگہ ان کو دے دی تو فرمایا مابقي لي هم بعد ذالک یعنی اس کے بعد مجھے کوئی غم نہیں جب کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں مدفون ہوں مجاورت بھی خوشحالی کا موجب ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد چہارم ص 587,586)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"میں اس کو پسند کرتا ہوں اور یہ بدعت نہیں کہ قبروں پر کتبے لگائے جاویں اس سے عبرت ہوتی ہے اور ہر کتبہ جماعت کی تاریخ ہوتی ہے"۔

بہشتی مقبرہ کے لئے دعائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

(رسالہ الوصیت ص 17 تا 19)

مومن اور منافق میں تمیز

حضرت مسیح موعود............فرماتے ہیں:

"ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بناویں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں لیکن یاد رہے یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں اور اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں"۔ (رسالہ الوصیت)

حقیقی مومن

حقیقی مومن وہی ہے جو نظام وصیت میں شمولیت اختیار کرے حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث، دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ (الوصیت ص 20-21)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت نظام میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب

فیروزہ

رشک کے مارے زمرد خاک میں مل جائے گا
سبزۂ عصمت پہ فیروزہ بھی ہیرا کھائے گا

فیروزہ ایک پتھر کی قسم سے ہے۔ جس کا رنگ آسمانی ہوتا ہے امیر لوگ انگوٹھیوں میں اس کا نگینہ لگاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بصارت کے واسطے وہ بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ بصارت اس پر نظر کرنے سے قائم رہتی اور ترقی پذیر ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کی بابت لوگ یہ روایت بھی کرتے ہیں کہ حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ نے اپنے والد شاہجہاں کو جب نظر بند کیا۔ تو آخیر پر انہیں ایک شیش محل میں ٹھہرایا۔ رات دن شیش محل میں رہنا نظر کے واسطے مضر تھا۔ مگر چونکہ شاہجہاں کے پاس ایک فیروزہ تھا۔ اس واسطے ان کی نظر محفوظ رہی۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ اس کا کسی کے پاس ہونا موجب برکت ہے۔

خواہ کچھ ہو۔ یہ ایک ایسا پتھر ہے کہ جس کی مانگ بہت زیادہ رہتی ہے۔ اور قیمتی بھی ہوتا ہے۔ بڑے بڑے فیروزے تو گراں بہا ہوتے ہیں۔ جو لوگ ان کی شناخت کر سکتے ہیں۔ وہی اچھی طرح سے جان سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے کون سے اچھے ہوتے ہیں۔ اور کن کی قیمت زیادہ ہے۔

موٹی شناخت فیروزہ کی یہ ہے کہ وہ بے داغ ہو۔ اس پر کوئی خط نہ ہو۔ جس فیروزہ پر خط ہو۔ یا داغ رکھتا ہو۔ وہ کام کا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے فیروزوں کو جھوٹے فیروزہ کہتے ہیں۔ جس میں داغ اور خط نہ ہو۔ وہ فیروزہ صدہا تک بھی قیمت پا جاتا ہے۔

ایک خوش خیال حکیم فیروزہ کو اس عورت سے نسبت دیتا ہے جو باعصمت اور پاکدامن ہو۔ جس طرح داغدار فیروزہ کوئی قیمت نہیں پا سکتا۔ اسی طرح جو عورت صاحب عصمت اور اہل عفت نہ ہو وہ بھی کوئی عزت اور کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ عورت فیروزہ سے بھی زیادہ تر مبارک خوش کن خوش انداز کفیل آسائش ہے۔ لیکن اس وقت تک کہ وہ باعصمت ہے۔ جس طرح چینی میں بال آ جانے سے اس کی قیمت اور وقعت گھٹ جاتی ہے۔ اسی طرح بدنام عورت کی قیمت اور وقعت بھی گھٹ جاتی ہے۔

دیکھو بڑے سے بڑا فیروزہ بھی داغ دار ہو کر جب کسی انگشتری میں جڑا جاتا ہے۔ تو دیکھنے والے فوراً ہی کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ تو داغدار ہے۔ اسی طرح عورت میں عصمت کا نہ ہونا اسے داغدار بنا دیتا ہے۔ بے عصمتی ایک داغ ہے۔ جس سے عورت کی قیمت ماری جاتی ہے۔ اگر فیروزہ بے داغ بصارت کا موید اور محافظ ہے۔ تو ایک نیک بخت عورت اس سے بھی بڑھ کر خاندان کی برکت اور عظمت وقار عزت اور احترام کی کفیل اور محافظ بھی ہوتی ہے۔ وہ خاندان میں ایک ایسا چراغ یا ایسی شمع ہوتی ہے کہ جس کی روشنی اور ضیاء سے صرف خاندان ہی نہیں۔ بلکہ محلہ اور شہر اور قریہ میں بھی جگمگاتا ہے۔

دیکھو جب کسی محلہ میں کوئی نیک بخت پارسا عورت رہتی ہے تو محلہ بھر کی عورتیں اس کی عزت کرتی اور اس کی قسم کھاتی ہیں۔

سیرت کا پاکیزہ ہونا ایک ایسا جوہر ہے۔ جو اندھیرے میں چمکتا ہے۔ اور بے داغ فیروزہ سے زیادہ قیمت پاتا ہے۔ عورت ایک فیروزہ ہے۔ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے اسے بے داغ پیدا کیا ہے۔ اس کی ذات پاک صاف بنائی گئی ہے۔ وہ مردوں کے واسطے ہر رنگ میں ایک بھروسہ اور تسکین ہے۔

یہ وہ فیروزہ ہے کہ جس سے ظاہری بصارت ہی نہیں بلکہ روح اور بصارت روحانی بھی منور ہو جاتی ہے۔ اگر بے داغ فیروزہ انگشتری کی زیب و زینت کا موجب ہوتا ہے۔ تو نسائی فیروزہ سارے خاندان کا ہی نہیں بلکہ ساری قوم کا زیب و زینت کا باعث ہوتا ہے۔

عورتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاندان میں بے داغ فیروزہ ہو کر رہیں۔ ان کی عزت ان کا احترام لئے بیٹھی رہیں۔ مٹی کا لگنا ان کی اصلی قیمت کھو دیتا ہے۔ اگر فیروزے چاندی اور سونے کی انگشتری میں جڑ کر بصارت اور برکت کا موجب ہوتے ہیں۔ تو عورتوں کو ایک خاندان کے حلقہ میں رہ کر خاندان کے احترام اور عزت کا کفیل ہونا چاہئے۔

یہ عورت ہی کا منصب ہے کہ وہ ہر رنگ میں عزت کا ایک جزو اعظم ثابت ہوتی ہے۔ ایک طرف وہ بچوں کی والدہ ہے۔ دوسری طرف بھائیوں کی بہن۔ ماں باپ کی دختر۔ بصورت تاہل چراغ خاندان۔ اور رفیق شوہر۔

کیا کوئی دوسری ہستی بھی ایسا جامع ہو سکتی ہے۔ اسی واسطے قرآن مجید میں کہا گیا ہے۔

وعاشروهن بالمعروف

یہ وہ جامع اور مشروط ہدایت ہے کہ اسی سے عورتوں کی عظمت اور وقعت کا پتہ لگ سکتا ہے

خوش قسمت اور قابل عزت ہے۔ وہ لڑکی۔ وہ ماں۔ وہ بہن۔ وہ زوجہ وہ بیوہ جو اپنی زندگی فیروزہ بے داغ کی طرح گزارتی ہے۔

مبارک ہے وہ خاندان جس میں ایسی مخدرات اور عورات ہیں۔ ایسی عورتیں قوم و ملت کا فخر اور خاندان کا قیمتی زیور ہیں۔ صرف فیروزہ نام ہی کے موجب برکت ہیں۔ بلکہ فیروزہ کی طرح بے داغ ہونا ہی شرط ہے۔

زندگی عورات کی بے داغ ہونی چاہئے
ان کے دامن ہی سے وابستہ ہے حرمت قوم کی

(رسالہ تادیب النساء قادیان 1924ء مرسلہ: عبدالودود شاد صاحب)

ٹائیفائیڈ

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

"ٹائیفائیڈ کی صورت میں جب بپٹیشیا کی علامتیں ہوں تو بپٹیشیا لازمی دوا بن جاتی ہے لیکن اس کی مددگار کے طور پر ٹائیفائیڈینم 200 اور پائیروجینم 200 ملا کر اس کے اثر کو اور بھی تیز کر دیتی ہیں"۔

(صفحہ: 122)

ماسٹر احمد علی صاحب

جماعت احمدیہ ادرحماں کے بعض افراد کا ذکر خیر

خاکسار کے 4/اپریل 2003ء کو الفضل میں شائع ہونے والے مضمون میں ادرحماں گاؤں کے افراد جماعت میں نیک اور پاک اخلاقی تبدیلیوں کا ذکر تھا اس تسلسل میں مزید نیک اور پاک نمونے جماعت ادرحماں کے مردوں اور عورتوں کے پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جو اس عاجز نے خود دیکھے ہیں اور ان افراد کے شب و روز مشاہدہ میں آئے ہیں۔

حضرت مولوی نظام الدین کے احمدی ہونے سے پہلے اور بعد گاؤں کے افراد کی ایک کثیر تعداد آپ سے علم دین اور رائج الوقت دنیوی تعلیم بھی حاصل کرتی تھی۔ اور آپ کے صاحبزادگان حضرت حافظ عبدالعلی صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ہم عمر اور ہم درس بھی بہت سے مرد وزن تھے۔ جب آپ کے فرشتہ سیرت صاحبزادہ حضرت مولوی شیر علی صاحب گریجوایشن کے بعد اپنے آقا اور مطاع امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وہیں کے ہو رہے اور حافظ عبدالعلی صاحب نے بی۔اے، ایل۔ایل۔بی کرنے کے بعد سرگودھا شہر میں پریکٹس کرنے کے لئے ڈیرے ڈال لئے اور بعد میں ان کے والد صاحب محترم جو سارے گاؤں کے استاد اور مربی تھے اللہ کو پیارے ہو گئے تو ایسے میں حضرت شیر علی صاحب کا جماعت کی تعلیمی اور تربیتی ترقی کے لئے فکر مند ہونا طبعی امر تھا۔ چنانچہ آپ اپنی اس پیاری جماعت کی دینی اور دنیوی ترقی کے لئے بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔ ان دعاؤں کے بے شمار خزانے آسمان میں محفوظ ہیں اور ہر دور میں جماعت ادرحماں کے حق میں پورے ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ ایک کثیر تعداد مرد وزن کا نظام وصیت میں شامل ہونا انہیں دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

خاکسار اپنے گزشتہ مضمون میں کسی موصی کا ذکر نہیں کر سکا بعد میں محسوس ہوا کہ فلاں فلاں موصیان اور موصیات بھی بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں یا ان کے یادگاری کتبے نصب ہیں ان کی مالی قربانیوں، نیکی اور تقویٰ کا ذکر جماعت ادرحماں کی آنے والی اور موجودہ نسل کی تربیت کے لئے مفید اور باعث تقلید ہو سکتا ہے۔

چوہدری محمد بخش صاحب گرداور قانون گو مرحوم کے اعلیٰ اور قابل تقلید اخلاق کا مختصر سا ذکر گزشتہ مضمون میں تھا آپ موصی تھے۔

محترمہ عصمت بی بی صاحبہ جو موصیہ تھیں ادرحماں میں لجنہ کی تنظیم کی بانی مبانی اور روح رواں تھیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب سے رشتہ داری کا تعلق تھا بچوں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے قادیان ہی میں رہتی تھیں جب چھٹیوں میں گاؤں تشریف لاتیں تو گھر گھر چرچا ہوتا تھا کہ بے بے عصمت بیوی صاحبہ آئی ہوئی ہیں۔ ہر طبقہ کے گھرانوں کی مستورات ان سے ملنے اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا جذبہ اور شوق رکھتی تھیں۔ ان کی اولاد میں سے مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ریٹائرڈ سرگودھا موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی تھی۔ ان کی صاحبزادیاں محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد حیات صاحب ریٹائرڈ مدرس، والدہ برادرم محترم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب کینیڈا اور حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ رانجھا صاحب (واقف زندگی) نظام وصیت میں شامل تھیں۔

محترمہ عصمت بیوی صاحبہ جنہیں گاؤں میں عموماً بے بے عصمت بیوی ہی کہا جاتا تھا کے ذکر خیر میں خاکسار کی والدہ مرحومہ کا ذکر خیر بھی ضروری ہے۔ میری والدہ مرحومہ کو بھی ان سے محبت تھی اور ان کی محبت سے دلی لگاؤ تھا جو آپ کے نہ صرف سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا موجب بنا بلکہ وصیت کرنے کی بھی توفیق پائی۔ آپ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار علی صاحب پڑہار موصیہ تھیں۔ زہد و تقویٰ اور مالی قربانی میں سارے گاؤں سے نمایاں مقام کی مالک تھیں۔ مکرم میاں شیر محمد صاحب ولد میاں محمد الدین صاحب نے ایک بار بتایا کہ بیت الفضل لندن کے لئے عطیہ کی خاطر مرکز سے تشریف لائے ہوئے ایک نمائندہ کی سربراہی میں ہم محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی ابھی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہمیں بٹھایا اور خود کمرہ میں جا کر اپنی شادی کے نئے طلائی کنگن کا جوڑا اٹھا لائیں اور بطور عطیہ پیش کر دیئے۔ اس دور کے سونے کے کنگن آجکل کے سنہری کڑوں سے کہیں زیادہ وزنی ہوتے تھے۔ ان کی ایک اور رشتہ دار اور ہم جولی محترمہ چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری دل احمد صاحب آئی سی ایس مرحومہ تھیں۔ اپنے اخلاص، نیکی اور سلسلہ سے محبت میں ہاجرہ بیوی صاحبہ موصوفہ سے کسی طرح کم نہ تھیں۔ انہیں بھی نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت نصیب تھی۔ یہ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

اسی زمرہ کی ان کی ہمجولی ایک اور خاتون سردار بیگم صاحبہ بنت تاج دین بھی عابدہ، زاہدہ کثرت سے تلاوت قرآن شریف کیا کرتی تھیں۔ کتنی بار ہم نے انہیں بیت الذکر میں معتکف دیکھا ہے۔ اچھی قابل ذکر زرعی جائیداد رکھتی تھیں۔ خاوند کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ بیٹیوں کے لئے گاؤں سے اور باہر سے اچھے صاحب حیثیت غیر احمدی رشتے آتے تھے مگر وہ سختی سے اپنے اس مؤقف پر قائم رہیں اور کامیاب و کامران ہوتی دیکھی گئیں کہ بچیوں کے رشتے احمدیوں میں کرنے ہیں۔ بہت دعا گو تھیں ان کی قبولیت دعا کے زندہ ثبوت ان کا بیٹا اور داماد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ موت کے منہ سے زندہ نکال لایا ہے۔

مردوں میں ایک نہایت سادہ اور ان پڑھ بزرگ ملک دین بھاگٹ کا ذکر خیر کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اپنے قبیلہ میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی اور حضرت مولوی رفیع الدین صاحب مولوی فاضل کے درس قرآن مجید کے شیدائی تھے۔ (مولوی صاحب موصوف لمبا عرصہ بطور پرائمری مدرس کے ادرحماں رہے) ملک دین صاحب موصوف مرکز سے آنے والے علماء کی صحبت میں بھی ہم نے اکثر دیکھے ہیں۔ اسی صحبت صالحین کے اثر سے نظام وصیت میں شامل ہوئے اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ بیٹے فوت ہو چکے تھے اور پوتے عزیزم لال خان اکاؤنٹس آفیسر واپڈا لاہور ابھی چھوٹے تھے۔ ایک بار مجھے کہنے لگے میں مر گیا تو آپ میری میت بہشتی مقبرہ میں پہنچانا (مگر یہ بات وہاں جماعت کے افراد کو نہیں کہی تھی) افسوس مجھے ان کی مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد یہاں ربوہ میں علم ہوا (اللہ مجھے معاف فرمائے) ان کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ میں نصب کرانے کی توفیق مجھے ہی نصیب ہوئی۔

ایک اور نہایت سادہ اور ان پڑھ مگر فدائیت میں بہتوں سے آگے۔ نڈر داعی الی اللہ پہلے قادیان پھر ربوہ میں ہر جلسہ سالانہ میں شمولیت فرماتے تھے۔ میاں علی محمد صاحب موچی جلسہ سالانہ کے اخراجات اور کرایہ کے لئے محنت مزدوری کر کے پیسہ اکٹھا کر کے کسی کے پاس امانت رکھ چھوڑتے کوئی اولاد نہ تھی بیوی فوت ہو چکی تھی کوئی بہن بھائی بھی نہ تھا ان کی تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی تھی مگر یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ میں ہے۔

میرا یہ مضمون مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ایک عالم فاضل اور احمدیت کے فدائی مکرم و محترم چوہدری مولا بخش صاحب کا ذکر خیر نہ کروں۔ نہایت ذہین و فطین پرائمری پاس کرنے پر آپ کو سکالرشپ کا مستحق قرار دیا گیا۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے آپ کی، خصوصاً ریاضی میں قابلیت دیکھ کر، بہت تعریف کی۔ چھٹی کے بعد آپ مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے قادیان بھجوا دیئے گئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل بہت اچھے نمبروں سے پاس کیا۔ آپ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ضائع نہ ہونے دیتے۔ کئی افراد کو ان کے ذریعہ قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

آپ کہا کرتے تھے کہ میں گھریلو حالات کی وجہ سے خدمت دین کے لئے زندگی وقف نہیں کر سکا مگر اپنی اولاد کو خدمت دین میں لگاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا فرمایا۔ انہوں نے اپنی تین بیٹیوں کی شادیاں مربیان سلسلہ کے ساتھ کیں اور ایک بیٹی ایم بی بی ایس ڈاکٹر بن کر خدمت خلق کر رہی ہے جبکہ بیٹا فضل عمر ہسپتال میں خدمات بجا لانے کی توفیق پا رہا ہے۔ 1991ء میں بعمر 78 سال آپ کی وفات ہوئی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

فائزہ عائشہ صاحبہ

نیشنل میوزیم آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

لاہور کی سیر گاہوں میں سے ایک جگہ جو سب لوگوں، خاص طور پر بچوں کی منتظر رہتی ہے وہ نیشنل میوزیم آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور ہے۔ جسے عام طور پر سائنس میوزیم بھی کہا جاتا ہے۔

میوزیم کے لفظ سے یہ تاثر مل سکتا ہے کہ یہاں پر عہد قدیم کی سائنسی ایجادات کے ماڈل نصب ہوں گے۔ ایک حد تک یہ تاثر درست بھی ہے کیونکہ دنیا کے اولین سائنس میوزیم میں جیسا کہ لندن کا سائنس میوزیم ہے، اس قسم کی سائنسی ایجادات کے اصل ماڈل محفوظ کئے گئے ہیں۔ ایسا ذخیرہ صرف ان ممالک کے میوزیم میں ہوگا جن کا سائنسی ورثہ نہ صرف یہ کہ کثیر مقدار میں موجود ہو بلکہ بہت حد تک اپنی اصلی حالت میں دستیاب ہو سکے۔ لاہور کے سائنس میوزیم میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ سائنسی ماڈلز عوام و خواص کی دلچسپی کا باعث ہونے کے ساتھ انہیں Educate بھی کر سکیں۔

سائنس میوزیم تک پہنچنا کافی آسان ہے۔ لاہور ریلوے سٹیشن کے شمالی جانب جی ٹی روڈ پر انجینئرنگ یونیورسٹی سے متصل میوزیم کی عمارت واقع ہے۔ اس میوزیم کو 1976ء میں عوام کے لئے کھولا گیا تھا۔ عام طور پر صبح 9 تا 3 بجے کھلا رہتا ہے۔ اتوار کو رخصت ہوتی ہے۔ ٹکٹ کی رقم بھی معمولی ہے۔

میوزیم کی تین منزلہ عمارت میں سے پہلی منزل دو گیلریز اور میوزیم کے دفاتر پر مشتمل ہے جبکہ دوسری منزل بطور Reading Room استعمال کی جا رہی ہے۔ دائیں گیلری زیادہ تر فزکس، کیمسٹری، میتھ و کمپیوٹر وغیرہ کے اصولوں کی وضاحت کرنے والے ماڈلز پر مشتمل ہے جبکہ بائیں گیلری میں کائنات، بیالوجی وغیرہ کے متعلق ماڈلز ہیں۔ میوزیم میں موجود بیشتر ماڈلز کے ساتھ ہم خود Experiments کر سکتے ہیں اور Results کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

اس میوزیم میں مکمل سیر کے لئے کم از کم تین گھنٹے درکار ہوں گے لیکن ہر سائنسی ماڈل کے اندر موجود بنیادی اصول کو سمجھنے کے لئے ایک Visit شاید کافی نہ ہو۔

سائنس میوزیم میں موجود ماڈلز آنے والوں کے ذوق و شوق میں اضافے کے ساتھ ان میں یہ احساس بھی اجاگر کرتے ہیں کہ سائنس کا مطالعہ کسی خاص طبقہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ ہم سب کے لئے اہم ہے۔ اور یہی الفاظ آپ کو میوزیم کے مین گیٹ پر بھی نظر آئیں گے۔

"سائنس میوزیم...... سب کے لئے"

مکرم سلیم احمد خالد صاحب

ایک دوست کا صائب مشورہ

خاکسار کے والد مکرم عبدالرحمن شاکر صاحب مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنے قریبی دوست مکرم مولوی احمد خان نسیم صاحب کے بارے میں ایک تحریر رقم کی تھی۔ خاکسار اس تحریر کو من وعن پیش کرتا ہے۔

"اٹھاون سال کہنے کو دو لفظ ہیں مگر اس قدر لمبے عرصہ تک دوستی نبھانی مولوی احمد خان نسیم کا ہی کام تھا۔ اس عرصہ میں ایک دفعہ میرے ساتھ ناراضگی ہوئی وہ بھی دوسرے دن میرے اقبال جرم کر لینے کے بعد فراخدلی سے حالات بدستور قائم ہوگئے۔

1918ء میں قادیان کے محلہ دارالفضل میں صرف سات احباب نے مکان تعمیر کئے تھے، باقی زمین اجاڑ، ویران پڑی تھی۔ ہم دیوار بدیوار رہتے تھے۔ ان دنوں مولوی صاحب لمبے قد کے دبلے پتلے ہوتے تھے۔ بعد میں کیم شحیم ہوگئے تھے۔ ہمارے دونوں کے مزاج کچھ ایسے ملے کہ اب تک یاد باقی ہے۔

آپ 1907ء میں بمقام چنگا بنگیال نزد گوجر خان ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے تھے۔ پانچویں جماعت پاس کر کے اپنے والد صاحب کے پاس قادیان آگئے۔ والد صاحب اور ان کے بھائی محمد خان، حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہاں ملازم تھے۔ والد صاحب نے آپ کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کروادیا۔ 1930ء میں امتحان مولوی فاضل پاس کیا۔ کلاس میں محنتی، ہوشیار طلباء میں شمار ہوتا تھا۔ لغویات سے پرہیز تھا اور نمازوں میں بڑی باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔ زیادہ وقت بزرگوں کی صحبت میں گزرتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ مولوی عبیداللہ بسمل صاحب کی کتاب "حق الیقین" کو جلد بندی کے لئے تیار کرنے کی خاطر ان کے پاس بیٹھ کر ورق توڑتے رہتے تھے اور ان کے پُر حکمت اور ایمان افروز واقعات سنتے رہتے تھے۔ اس طرح ان کی باتوں سے فیضیاب ہوتے رہتے تھے۔

ان دنوں ہمارا محبوب کھیل "میرو ڈبہ" اور غلیل سے شکار ہوتا تھا۔ بعد میں مولوی صاحب کا شکار کا شوق کارتوسی بندوق میں تبدیل ہوگیا۔ آپ ربوہ میں اکثر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب کے ساتھ اردگرد کے گاؤں میں شکار کے لئے جایا کرتے تھے۔

اس زمانہ سے ہی مولوی صاحب میں دوست سے حسن سلوک واخوت کے عہد کو نبھانا و سچی خیر خواہی، صحیح اور صائب مشورہ دینا ان کی عادت میں شامل تھا۔ صاف ستھری گفتگو سے مخاطب کو اپنے قریب لے آتے تھے اور اسی بناء پر وہ ایک کامیاب مربی بنے اور خوب دعوت الی اللہ کی۔ آپ طب یونانی سے بھی خوب واقف تھے۔ جس سے دعوت الی اللہ کے لئے مواقع میسر آجاتے تھے۔

خاکسار نے جب امتحان ادیب عالم پاس کر لیا تو مجھے مشورہ دیا کہ تم ریاضی میں کمزور ہو، جیومیٹری تمہیں آتی ہے لہٰذا تم پوری توجہ سے حساب کے سوالات خود حل کرو۔ انشاء اللہ جلد حساب میں بھی عبور حاصل کر لو گے۔ ان دنوں میں اکیلا رہ رہا تھا۔ والد صاحب (نعمت اللہ گوہر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود) مع والدہ اور بچوں کے کسی اور شہر میں بحیثیت ٹیچر مقیم تھے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے مجھے میرے مکان میں بند کر دیا کہ ریاضی کی تیاری کرو۔ 23 دن بند رکھا، حکم تھا کہ کامل توجہ سے مثالیں دیکھ کر سوالات حل کرو۔ کوئی وجہ نہیں تم پاس نہ ہو سکو اور ساتھ ہی فرمایا کہ کھانا صبح شام تم کو دیوار کے اوپر سے پکڑا دیا کروں گا۔ تم نے باہر نہیں نکلنا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میں ریاضی میں خوب چل نکلا۔ تقریباً 20,19 دن کے بعد ایک رات آئے اور میرا امتحان لیا اور بڑے خوش ہوئے اور کہا اب تم فیل نہیں ہو سکتے۔

خدا کا فضل ہوا کہ میں میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن حاصل کر کے پاس ہوا جبکہ سکول کے تمام لڑکے اس سال سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے تھے۔"

قارئین یہ تھا ایک دوست کا اپنے عزیز دوست کو صائب مشورہ جس کو والد صاحب نے حق دوستی کے اعتراف میں تحریر کیا جو کہ ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی احمد خان نسیم مرحوم کو اجر عظیم عطا کرے اور ان کے درجات کو بلند کرے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37209 میں ناصر محمود خان ولد محمد یحییٰ خان قوم ککے زئی پیشہ کاروبار عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر محمود خان ولد محمد یحییٰ خان علامہ اقبال روڈ لاہور گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد ولد محمد ابراہیم نشتر پارک لاہور گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ناصر ولد عبدالمالک مرحوم لاہور

مسل نمبر 37210 میں امۃ القدوس زوجہ ناصر محمود خان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 25 تولے مالیتی -/175000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ القدوس زوجہ ناصر محمود خان دارالذکر لاہور گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد ولد محمد ابراہیم نشتر پارک لاہور گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ناصر ولد عبدالمالک لاہور

مسل نمبر 37211 میں نسیم اختر زوجہ محمد اسلم قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اچھرہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد زرعی زمین ایک ایکڑ واقع مدار ورکاں ضلع شیخوپورہ جس کے ورثاء 2 بھائی اور 2 بہنیں ہیں۔ مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/40000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسیم اختر زوجہ محمد اسلم ولد حبیب اللہ اچھرہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم خاوند موصیہ سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد حفیظ وصیت نمبر 30801

مسل نمبر 37212 میں امۃ الرشید خالدہ زوجہ رانا عبدالسلام خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 15 کنال بمقام چک نمبر T.D.A/2 ضلع خوشاب۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الرشید خالدہ زوجہ رانا عبدالسلام خان گرین ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد قریشی ولد مولوی محمد احمد قریشی لاہور گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالمجیب ولد چوہدری عبداللہ خان گرین ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 37213 میں قریشی محمد یوسف ولد بشیر احمد قوم قریشی پیشہ .... عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک مکان برقبہ 5 مرلے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4034 روپے ماہوار بصورت .... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قریشی محمد یوسف ولد بشیر احمد کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد قریشی ولد

محمد یوسف قریشی کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الرقیب منور وصیت نمبر 30027

مسل نمبر 37214 میں فرہاد احمد کاہلوں ولد رفیق احمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فرہاد احمد کاہلوں ولد رفیق احمد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر حمید خان ولد بیرم خان گھٹیالیاں سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد ولد محمد علی گھٹیالیاں سیالکوٹ

مسل نمبر 37215 میں نصیر احمد ولد مشتاق احمد تنہا قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نصیر احمد ولد مشتاق احمد تنہا گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر حمید خان ولد ماسٹر بیرم خان گھٹیالیاں سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد ولد محمد علی گھٹیالیاں سیالکوٹ

مسل نمبر 37216 میں درثمین طاہر زوجہ طاہر محمود قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی 12 تولے مالیتی -/104400 روپے۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ درثمین طاہر زوجہ طاہر محمود گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر حمید خان ولد بیرم خان گھٹیالیاں سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد ولد محمد علی گھٹیالیاں سیالکوٹ

مسل نمبر 37217 میں طاہر محمود ولد عطاء اللہ شہید قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی زمین برقبہ 1 کنال -/25000 روپے۔ 2۔حصہ مکان -/50000 روپے۔ 3۔حصہ حویلی برقبہ 8 مرلے کا 1/6 حصہ مالیتی -/125000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طاہر محمود ولد عطاء اللہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر حمید خان ولد ماسٹر بیرم خان گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد ولد محمد علی گھٹیالیاں سیالکوٹ

مسل نمبر 37218 میں غلام ظہریٰ بیوہ چوہدری عطاء اللہ شہید قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت 1982ء ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی اراضی برقبہ 1 کنال 5 مرلے مالیتی -/31250 روپے۔2۔طلائی زیورات وزنی 1 تولے 10 ماشے مالیتی -/15950 روپے۔3۔حق مہر 32 روپے 25 پیسے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3700 روپے ماہوار بصورت پنشن +وظیفہ شہداء مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ غلام ظہریٰ بیوہ چوہدری عطاء اللہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر حمید خان گھٹیالیاں سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد ولد محمد علی گھٹیالیاں سیالکوٹ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مجلس نابینا اور یوم آزادی

مجلس نابینا ربوہ نے مورخہ 15۔اگست 2004ء بروز اتوار صبح 9:00 بجے یوم آزادی کے حوالے سے ایک اجلاس منعقد کیا۔جس میں اٹھارہ اراکین مجلس نے شرکت کی۔اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔محترم حافظ محمود احمد صاحب نائب صدر مجلس نابینا نے آزادی کے حصول میں قربانیاں پیش کرنے والوں کی تفصیل بتائی محترم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا نے حصول آزادی میں حضرت مصلح موعود کی مساعی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔آخر میں حافظ محمد ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری نے اراکین مجلس کو ملک کیلئے خدمات اور دعاؤں کی تحریک کی۔اجلاس کے آخر پر صدر صاحب نے دعا کروائی۔دعا کے بعد اراکین مجلس کو چائے اور مٹھائی پیش کی گئی۔

درخواست دعا

☆ مکرم ایم بشیر الحق صاحب زعیم انصاراللہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ لکھتے ہیں ۔خاکسار کی خوشدامن محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری محمد عاشق سلیم صاحب مرحوم معلم وقف جدید آف پتوکی ضلع قصور دو ہفتہ سے شدید بیمار ہیں اور جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب زعیم حلقہ دارالنصر غربی منعم ربوہ لکھتے ہیں ۔خاکسار کی والدہ محترمہ صادقہ پروین صاحبہ اہلیہ محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب (مرحوم) کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور بلڈ پریشر بہت زیادہ ہے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

☆ مکرم لیاقت علی طاہر صاحب نائب مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔خاکسار گردہ میں درد اور بخار کی وجہ سے علیل ہے۔نیز خاکسار کا بیٹا وجاہت احمد طاہر بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے ہمیں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

ولادت

☆ مکرم دین محمد شاہد صاحب (ر) مربی سلسلہ کینیڈا حال ربوہ لکھتے ہیں ۔میری بیٹی مکرمہ ریحانہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر مصطفیٰ صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 31 جولائی 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے عافیہ اظہر عطا فرمایا ہے نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔بچی مکرم محمد انور خاں صاحب لاہور کی پوتی ہے۔احباب جماعت سے بچی کے نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

☆ مکرم نعمت اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد فیصل ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں میری بیٹی مہرین ناز نعمت اللہ جماعت نہم میں پاس ہوگئی ہے۔نیز میری نواسی طاہرہ طیب نے امریکہ میں ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن ختم کیا ہے۔ہر دو کی دین و دنیا میں مزید کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

☆ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ سبزہ زار لاہور لکھتے ہیں کہ ہمارے حلقہ سبزہ زار لاہور میں مکرم علی عمیر صاحب ولد مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب وینس نے امسال میٹرک کے امتحان میں 743/850 نمبر حاصل کرکے اپنے سکول کریسنٹ ماڈل ہائی سکول شادباغ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو مزید نمایاں کامیابی سے نوازے اور جماعت کیلئے انتہائی مفید وجود بنائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔اگست 2004ء

طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:11
وقت عصر	4:50
غروب آفتاب	6:49
وقت عشاء	8:15

خبریں

غزنی خودکش حملہ افغانستان کے صوبہ غزنی میں طالبان نے امریکی فوجی قافلے پر خودکش حملہ کر کے 17۔امریکی فوجی ہلاک اور 25 سے زائد زخمی کر دیئے۔ فوجیوں کی لاشیں دور دور تک بکھر گئیں۔زخمی فوجی چیخ و پکار کرتے رہے۔20 منٹ بعد چار امریکی فوجی ہیلی کاپٹر لاشیں اٹھا کر لے گئے۔

عراق میں مارٹر حملے 50 جاں بحق مقتدیٰ الصدر کی طرف سے جنگ بندی کیلئے عراقی حکومت کے مطالبات مان لینے کے باوجود نجف میں جھڑپیں جاری رہیں جبکہ امریکی فوج نے بغداد کے علاقے میں مہدی ملیشیا کے 50۔ارکان مار دینے کا دعویٰ کیا ہے۔حضرت علیؓ کے روضہ کے قریب کئی دھماکے ہوئے۔جھڑپوں میں مرنے والوں میں 2۔امریکی فوجی شامل ہیں۔ ہالینڈ کے دو فوجی بھی مارے گئے۔ابوغریب جیل میں امریکی فوج کی فائرنگ سے 2 قیدی ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ مختلف جھڑپوں میں 8 پولیس اہلکار اور 4 اتحادی بھی ہلاک ہو گئے۔مقتدیٰ کے حامیوں نے تیل کے تمام کنوئیں جلا دینے کی دھمکی دی ہے۔

اسامہ کا ذاتی ملازم گرفتار وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے القاعدہ کے قائد اسامہ بن لادن کے ذاتی ملازم محمد عثمان کو گرفتار کر لیا ہے اور خفیہ مقام پر منتقل کر دیا ہے شیخ رشید اور فیصل صالح حیات کی جانب سے اس کی تردید کی گئی ہے۔

شکئی میں شدید لڑائی جنوبی وزیرستان کے علاقے کے نزدیک جنگجوؤں اور سکیورٹی فورسز کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے۔گرگرا نامی علاقے پر پاک فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔

کالا باغ ڈیم کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے سلسلے میں صوبہ سندھ نے اپنی باضابطہ نرمی ظاہر کر دی ہے پارلیمانی کمیٹی کے اجلاس میں سندھ نے پہلی بار کالا باغ کی مخالفت نہیں کی۔ البتہ سندھ کے خیال میں پہلے بھاشا ڈیم دوسرے نمبر پر سکردو ڈیم اور تیسرے نمبر پر کالا باغ ڈیم تعمیر کیا جانا چاہئے۔صوبہ سرحد بھاشا ڈیم کے حق میں ہے۔ صدر پرویز مشرف نے کہا ہے کہ کالا باغ یا بھاشا ڈیم ایک کا فوری طور پر بننا ضروری ہے۔

صدر جنرل پرویز کی حمایت وزیر اعظم چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ قوم تمام معاملات پر صدر جنرل پرویز مشرف کی حمایت کرے۔ شوکت عزیز کو مشورہ دوں گا کہ وہ اٹک کی نشست نہ چھوڑیں۔

ڈپٹی چیف انجینئر ہلاک لاہور میں ریلوے کے ڈپٹی چیف انجینئر کو دو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

تیل کی قیمتوں میں اضافہ عراق میں مقتدیٰ الصدر سے ہونے والے معاہدے کے باوجود تیل کی قیمتوں میں عالمی منڈی میں ریکارڈ اضافہ ہو گیا ہے۔

ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا مطالبہ انتہا پسند یہودیوں نے مسجد اقصیٰ کے سامنے مظاہرہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ مسجد اقصیٰ گرا کر اس کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کیا جائے۔ یہودیوں نے مسجد اقصیٰ کے علاوہ مقبوضہ بیت المقدس کے کئی علاقوں میں بھی مظاہرے کئے۔

مکہ اور ریاض سے دہشت گرد گرفتار سکیورٹی فورسز نے مدینہ اور بریدہ کے بعد مکہ مکرمہ اور ریاض سے دو دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا ہے۔38 سالہ مشتبہ کو مکہ اور 30 سالہ ملزم کو ریاض سے گرفتار کیا گیا۔

کالعدم تنظیموں کے کارکنوں کی سخت نگرانی

سندھ میں مختلف کالعدم تنظیموں کے 81 کارکنوں کی سخت نگرانی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔کالعدم تنظیموں لشکر جھنگوی، سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کے ان کارکنوں پر عوامی اجتماعات پر جانے اور عوامی اجتماعات میں شرکت اور تقاریر کرنے پر پابندی ہوگی۔

شوکت عزیز کی کامیابی کا سرکاری اعلان

قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 59 اٹک کے ریٹرننگ آفیسر سردار طاہر صابر نے 18۔اگست کو ہونے والے ضمنی انتخابات کا اعلان کر دیا ہے۔جس کے مطابق کل ووٹ 238469 میں سے 109021 پول ہوئے جن میں سے 1983 مسترد ہوئے۔صحیح ووٹوں کی تعداد 107038 تھی اس میں سے وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز کو 76156 ووٹ ملے جبکہ اے آر ڈی کے امیدوار سکندر حیات کو 39479 ووٹ حاصل ہوئے۔

دہشت گردی مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمد نے سیاسی بحران کے خاتمہ اور قیام امن کیلئے صدر مشرف کو پیشکش کی ہے کہ وہ امریکہ کا ساتھ چھوڑ دیں تو ہم صلح کر لیں گے اور دہشت گردی کے خلاف تعاون کریں گے۔شوکت عزیز کو چور دروازے سے لایا جا رہا ہے۔وہ مصنوعی وزیر اعظم ہونگے۔

مسلسل کمپیوٹر کے استعمال کا نقصان جاپان کے ماہرین کی حالیہ ریسرچ میں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ رات کو ایک گھنٹے سے زائد مسلسل کمپیوٹر کے سامنے بیٹھنے سے آپ بے خوابی کا شکار ہو سکتے ہیں کیونکہ کمپیوٹر کی سکرین سے نکلنے والی شعاعیں انسان میں نیند لاتی اور ہارمون کو متاثر کرتی ہیں۔

پاکستانیوں کے ہراساں کرنے کے واقعات میں اضافہ امریکہ میں پاکستانیوں کو ہراساں کرنے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے جس پر مسلم ریلیشنز کونسل نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

کامل جہاد

معروف عالم دین مولانا عبدالرحمٰن اشرفی کے انٹرویو سے اقتباس:۔

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جنگ سے واپس لوٹ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہیں۔یعنی مسلمان اور مومن کا اصل جہاد تو اس کے نفس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ کافروں کو واصل جہنم کر دیا اور جنگ جیت گئے تو جہاد ختم ہو گیا، بلکہ اصل جہاد تو جاری رہتا ہے جو شیطان اور نفس کے ساتھ ہوتا ہے۔کامل جہاد وہ ہے جو انسان اپنے نفس سے کرتا ہے جب جہاد اصغر کرنے والے مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں تو جو جہاد اکبر کرتے ہیں وہ کس طرح زندہ نہیں ہیں۔

(ہفت روزہ زندگی یکم اگست 2004ء ص 5)

CAR LEASING
From All Banks
Contact
NAEEM KHAN LAHORE
PH:0300-4243800

زری کے بہترین سیٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
04524-213158

ضرورت ہے

شاہدرہ لاہور میں واقع ایک آٹو پارٹس اور آئل ڈسٹری بیوشن فرم کیلئے ایک اکاؤنٹنٹ کم سٹور انچارج کی ضرورت ہے۔کم از کم بی کام ہو۔معقول تنخواہ دی جائے گی۔دس یوم کے اندر صدر صاحب حلقہ کی تصدیق شدہ درخواست درج ذیل ایڈریس پر بذریعہ ڈاک دیں
محمد زبیر ہاشمی
ADROIT MARKETING
590-R ماڈل ٹاؤن لاہور
فون 0300-4760609-042-7921236

سی پی ایل نمبر 29

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-7724606
7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

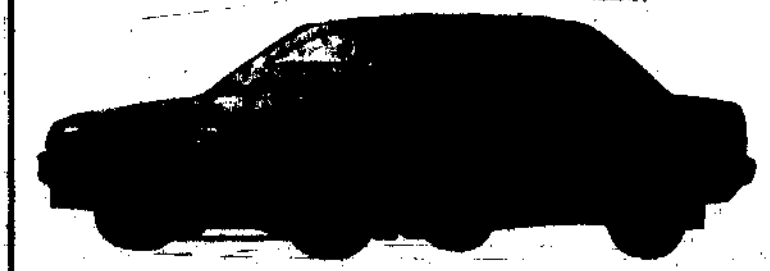

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
021-7724606
7724609 فون نمبر
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3